© rasailojaraid.com

علامہ محمد اسحٰق بھٹیؒ

اطہر نقوی

موت اک زندہ حقیقت ہے جہاں میں لکھے
زندگانی کو فسوں اور فسانہ کہیے

یہی ہوتا ہے سدا کار گہہ ہستی میں
موت کیا ہے اسے بس ایک بہانہ کہیے

اٹھ گئی آج زمانے سے وہ اک ذات عظیم
کہ جسے دانش و بینش کا خزانہ کہیے

زندگی جس کی جلالت سے ضیاء پاتی تھی
ہو گیا موت کا وہ آج نشانہ کہیے

سو گیا موت کی آغوش میں وہ مرد جلیل
علم و دانش کا ہوا دفن خزانہ کہیے

پیکر علم و شہنشاہ قلم تھا بھٹی
لوح دانش کا اسے نقش یگانہ کہیے

وہ مؤرخ کہ تھا اسلاف کا تاریخ نگار
اس کو تحقیق و تجسس کا دوانہ کہیے

عبقری عصر تھا وہ صاحب قرطاس و قلم
اس مؤرخ کو نہ کیوں فخر زمانہ کہیے

وہ کہ دریائے معارف تھا فلک رفعت تھا
بحر معنی کا نہ تھا کوئی گرانہ کہیے

ساتھ اس کے گئی سب علم و قلم کی دولت
ایسا نقصان ہے یہ جس کو دوگانہ کہیے

© rasailojaraid.com